http://baask.com/literature

رجسٹر نمبر ۴۵۲

The
ALBALOOCH
KARACHI.
Sindh.

البلوچ

تمام قوم بلوچ کا واحد اور حقیقی ترجمان

ہفتہ وار

کراچی

Per copy 0-0-6

جلد ۱

۱۸ رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۳۳ء

علی نواز ہیں جب میر کاروان بلوچ

(از میر حسین [illegible] بلوچ)

خزاں رسیدہ ہے مدت سے گلستانِ بلوچ — نوائے بلبلِ نالاں ہے نوحہ خوانِ بلوچ
نگاہِ اوج میں پستی کا مٹ چکا احساس — زمین بھی نظر آتی ہے آسمانِ بلوچ
جمود ایسا کہ آثارِ زندگی مفقود — جہان سے ہے نرالا مگر جہانِ بلوچ
یہ ڈر ہے بزم بھی بزمِ عزا نہ بن جائے — کروں بیان اگر آج داستانِ بلوچ
تمہارے چاہ میں یوسف نے سختیاں جھیلیں — تمہیں خبر ہے اے میرے نوجوانِ بلوچ
قریب تر نظر آتی ہے منزلِ مقصود — علی نواز ہیں جب میرِ کاروانِ بلوچ
خبر بھی ہے کہ بلائی گئی ہے کانفرنس — کہ جس میں آئے ہیں اربابِ رازدانِ بلوچ
یہ دیکھنے کیلئے قوم کی ہے کیا حالت — پھر ایک بار وہ کرتے ہیں امتحانِ بلوچ

اے میری قوم خدا کے لئے تو ہوش میں آ
دکھا بھی دے کہ ہے دنیا میں کیسی شانِ بلوچ

ہمارے معاصرین اور بلوچ کانفرنس

یعنی بلوچ کانفرنس کے بعد

بلوچ کانفرنس ختم ہو گئی اور نتائج کے اعتبار سے کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔ بلوچ رہنماؤں کی سعی کے اچھے انجام پر ہم تمام بلوچ قوم کو مبارکباد دیتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ بلوچوں کی تاریخ بیداری کا یہ باب بلوچستان کے استقلال کا باعث ہو گا اور اس ذریعہ سے بلوچ قوم کے ان تمام نقائص کا ازالہ ہو سکیگا جن کی وجہ سے بلوچستان معاشی سیاسی اور علمی پستی کے عمیق گڑھے میں پڑا ہوا ہے۔

خوش قسمتی سے آغاز بہت اچھا ہے، لیکن اچھے آغاز کیلئے کامیاب انجام کی ضرورت ہے اور کامیاب انجام کسی ایک جلسہ یا کسی ایک کانفرنس اور کسی ایک کانفرنس [illegible] چند پر جوش [illegible] سے [illegible] کی چیز نہیں ہے، اس کیلئے قوم کی اجتماعی قوت، متحدہ سعی کی ضرورت ہے، بلوچوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی قومی جمعیت کے استحکام کیلئے [illegible] اور سیاسی [illegible] کو صرف کریں [illegible] مخالفانہ اور معاندانہ کوششوں کا مقابلہ کریں۔ حالات کو [illegible] بنائیں اور کانفرنس نے جو مقاصد طے کئے ہیں اور ان مقاصد کیلئے جو شاہراہ عمل تجویز کی ہے اس پر گامزن ہو جائیں۔ (مدینہ)

آل انڈیا بلوچ کانفرنس کی کامیابی

جیکب آباد میں آل انڈیا بلوچ کانفرنس جس جلیل الشان شوکت و اہتمام سے منعقد ہوئی وہ بلوچوں کیلئے [illegible] ہے، اور اس کانفرنس کی کامیابی کو دیکھ کر ہمیں امید واثق ہے کہ ہمارے بلوچ بھائی اپنے خلوص اور اپنی اولوالعزمی سے تمام مشکلات پر حاوی ہو کر عنقریب منزل مقصود کو حاصل کر لیں گے۔ اس کانفرنس میں متعدد انجمن بلوچ کے علاوہ انجمن اتحاد بلوچستان، انجمن [illegible] بلوچ [illegible]، انجمن رشیدیہ سندھ، انجمن [illegible] اسلام جیکب آباد، انجمن اشاعت اسلام شکارپور اور دیگر کئی انجمنیں اپنی جماعتی حیثیت میں شامل ہوئیں، اور بلوچستان سندھ اور ملتان سے متعدد معززین شریک اجلاس ہوئے، لیکن ہمیں یہ معلوم کر کے بہت تعجب ہوا کہ بلوچستان کے بعض خطاب یافتہ حضرات اور رسالے علاوہ اس کانفرنس کی مخالفت شائع کر رہے ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس مخالفت کی کیا وجہ ہے، جب تک کانفرنس منعقد نہیں ہوئی تھی بعض [illegible] سرکار پرستوں کا اس سے بدکنا تو ہماری سمجھ میں آ سکتا تھا، لیکن جس حالت میں کانفرنس کو ہز ہائینس میر صاحب خیرپور جیسے فرمانروا والی ریاست نے صدارت سے مشرف فرمایا ہو، اور قوم بلوچ کے متعدد اکابر بخوبی تمام اس میں شریک ہو چکے ہیں اور کانفرنس نے کوئی باغیانہ یا سرکشانہ قرارداد بھی منظور نہ کی ہو، ان حضرات کی مخالفت ایک معمہ ہے جو کسی کی سمجھ میں نہیں آ سکتا۔

آل انڈیا بلوچ کانفرنس میں ایک قرارداد اس مطلب کی منظور کی گئی کہ بلوچستان کو علیحدہ صوبہ قرار دیا جائے، اور اسے بھی دوسرے صوبوں کے ساتھ ساتھ جمہوری حکومت خود اختیاری دی جائے۔

اس کے علاوہ یہ تجویز بھی منظور کی گئی کہ ڈیرہ غازی خان اور سندھ کے بالائی اضلاع کو صوبہ بلوچستان میں شامل کر دیا جائے کیونکہ ان حصوں میں بلوچ اکثریت آباد ہیں، یہ قرارداد وزیر اعظم، وزیر ہند، اکابر حکومت ہند اور مسلمان رہنماؤں کو بذریعہ تار بھیجی گئی۔

اس کانفرنس کی کامیابی کیلئے نواب زادہ یوسف علی خان عزیز مگسی بلوچ اور ان کے [illegible] جمالی حضرات مستحق تحسین و مبارکباد ہیں کیونکہ کانفرنس کی کامیابی میں ان حضرات کا حصہ بہت زیادہ ہے جنہوں نے شروع [illegible] سرگرمی سے کام کیا۔ ہمیں یقین ہے کہ جس طرح انہوں نے اس کانفرنس کے انعقاد میں محنت کی ہے بلوچ اس کے مستقل انتظامی بورڈ اور مجلس عاملہ کے ساتھ بھی پورا تعاون کر کے اپنی قوم کی اصلاح و ترقی میں کوشاں رہیں گے۔ (انقلاب)

آل انڈیا بلوچ کانفرنس جیکب آباد

منعقدہ ۲۷۔۲۸۔۲۹۔۳۰ دسمبر ۱۹۳۲ء

قراردادیں اور ریزولیوشن

مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۲ء اس کانفرنس کا نام بجائے [illegible] آل انڈیا بلوچ کانفرنس ہوگا، اور اس کے مقاصد حسب ذیل ہونگے۔

(۱) بلوچستان اور ہندوستان کے بلوچ قوم کی اخلاقی، اقتصادی، تعلیمی اور سیاسی حالت میں اصلاح کرنا اور ان میں اخوت اور برادرانہ تعلقات قائم کرنے کیلئے تمام آئینی طریق استعمال کرنا۔

(۲) یہ کانفرنس گورنمنٹ [illegible] کے اعلان کرنے پر مبارک اور ہدیہ تہنیت پیش کرتی ہے۔ نیز ان تمام جماعتوں کی مساعی کو بنظر استحسان دیکھتی ہے جنہوں نے [illegible] کی [illegible] کوششوں کو صرف کیا۔

محرک سردار [illegible] جان مزاری۔

مؤید مسٹر [illegible] خان کھوسہ۔

(۳) یہ کانفرنس سیاہ کاری کے اس رواج کو بنظر نفرت دیکھتی ہے جس کے ذریعہ سیاہ کار آدمی اور [illegible] لڑکی یا عورت جبراً نکاح میں لیا جاتا ہے۔

لہذا یہ کانفرنس گورنمنٹ بلوچستان اور ریاستی کانفیڈریشن آف بلوچستان سے انسانیت کے مقدس نام پر اپیل کرتی ہے کہ آئندہ کسی معصوم لڑکی کو کسی فاحش آدمی کے جرائم کا شکار نہ بنایا جائے۔

محرک نواب زادہ یوسف علی خان۔

مؤید پیر بخش خان [illegible] کراچی۔

(۴) یہ کانفرنس آنریبل مسٹر [illegible] آئی سی ایس سی آئی ای ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کا شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے بلوچستان کی [illegible] کرتے ہوئے ملکی آدمیوں کی ترقی پر توجہ خصوصی مبذول کر کے اپنے تدبر اور انصاف کا ایک بے نظیر ثبوت پیش کیا ہے۔

نیز یہ کانفرنس امید کرتی ہے کہ صاحب ممدوح دیگر لوگوں کے خود غرضانہ پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر ملکی کارکنوں کے راستے میں مشکلات پیدا نہ کریں، بلکہ [illegible] اور حق رسی فرماتے رہیں گے۔

محرک عبدالصمد خان۔ مؤید عبدالعزیز کرد۔

(۵) یہ کانفرنس گورنمنٹ سے استدعا کرتی ہے کہ وہ بلوچستان میں [illegible] خانہ (جرگہ) کو جو [illegible] غیر اخلاقی ایک سنگین اور جرمانہ رواج ہے بند کیا جائے۔ (باقی آئندہ)

روس میں جنگ کی تیاریاں

ماسکو ۱۰ جنوری، دوسری پنج سالہ اسکیم کم اولوالعزمانہ ہے، یہ الفاظ مسیو سٹالین نے اپنی ایک تازہ تقریر میں اشتراکی جماعت کی مرکزی جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمائے،

ختم شدہ اسکیم میں [illegible] سالانہ [illegible] ۲۲ فیصدی [illegible] اور اب صرف [illegible] فیصدی ہو گی، مسیو سٹالین نے کہا کہ پہلی تجویز بالکل مکمل کر لی گئی ہے، اور [illegible] کارخانوں کو [illegible] اسلحہ سازی کیلئے [illegible] کر دیئے، اور یہ ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ بعض ہمسایہ ممالک نے روس کے ساتھ صلح کے معاہدے نہیں کئے۔

حکومت ترکی کا مطالبہ

حکومت ترکی نے شامی حکومت سے ایک شخص [illegible] کا مطالبہ کیا ہے جو [illegible] ترکی سے [illegible] ہو کر [illegible] گیا ہے [illegible] کیا جا سکے [illegible] کا اظہار کیا جائے [illegible] اب [illegible] حکومت [illegible] کیا جائے۔

ہفتہ وار
البلوچ
۱۸ رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ — کراچی

بلوچستان اینڈ آل انڈیا بلوچ کانفرنس کی تجاویز پر ایک نظر

آج ہم آل انڈیا بلوچ کانفرنس میں پاس شدہ تجاویز کی اہمیت پر بحث کرینگے جو کہ ہم پرچہ میں کسی دوسری جگہ پر درج ہیں۔ تقریباً معاشرتی و اصلاحی اور سیاسی تجاویز پیش ہو کر منظور ہوئیں جو مذہبی و معاشرتی نقطہ نگاہ سے بہت اہم و ضروری تھیں مثلاً (۱) لب یا ولور کے عوض کسی لڑکی کو جبر غیر کفو کے ہاتھ فروخت کر دینا۔ (۲) نکاح دختراں کو لب و لور وصول ہونے تک موقوف کرنا۔ (۳) اگر کوئی شخص طاقت لب و لور نہ رکھتا ہو تو اسکو اس شرط پر شادی دینا کہ اس منکوحہ سے جو لڑکیاں ہونگی ان کا مالک وہ سسر ہی ہو گا وغیرہ (۴) لڑکیوں کو ترکہ والد سے حق میراث نہ دینا وغیرہ وغیرہ۔

یہ وہ ننگ سلف و ننگ اسلام و اخلاق سوز رسومات ہیں جو بنی نوع انسان کے لئے شرم و حیا کا باعث ہیں۔ چہ جائیکہ ایک جری و بہادر قوم ان اسلام و اخلاق سوز رسومات و افعال کو اپنے شایان شان سمجھے علمائے زماں و سرداران وقت کا فرض تھا کہ وہ ہر ممکن و جائز صورت سے ان رسومات کا انسداد کرتے۔ مگر نا معلوم کہ کیوں ہماری نا معلوم ہستیاں آج تک ان فرائض منصبی سے غافل ہیں۔ لہذا ہم اراکین ورکنگ کمیٹی آل بلوچ کانفرنس سے عموماً اور روشن دماغ صدر محترم ہز ہائینس میر علی نواز خان والی ریاست خیرپور دام اقبالہ صدر آل انڈیا بلوچ کانفرنس سے خصوصاً درخواست کرتے ہیں کہ وہ مزید ان منظور شدہ تجاویز کی اشاعت کر کے ہر ایک قومی بھائی کے کانوں تک ان بری رسومات کی قباحت کو پہنچائے اور بذریعہ تبلیغ و پروپیگنڈا انہیں ان کی خرابیوں اور برائیوں سے واقف کر کے ان کو ان سے بچنے کی سخت تاکید کریں۔

جب تک بلوچستان میں یہ بری رسومات موجود ہیں اور جب تک وہ ان بری رسومات کی اصلاح نہیں کرینگے۔ اس وقت تک مذہبی دنیا میں ان کو کوئی عزت و آبرو نہ ہوگی جب ہم میں یہ طاقت نہیں کہ ہم ان ننگ و فضول ننگ اسلام عادات و خصائل کو چھوڑ دیں تو ہم کو کیا حق ہے کہ اصلاحات جدیدہ کا مطالبہ کریں۔ کیا ہماری اصلاحات جدیدہ کی بھی یہی شکل ہوگی جو پانچ بدست دیگر اسٹیٹ بدست دگرے۔ پہلے پہل ہم کو اپنی ان قبیح رسومات کو چھوڑ کر اپنے اسلامی قوانین پر پابند ہونا چاہئے اور اسکے بعد اپنے لئے اصلاحات وغیرہ کا مطالبہ کریں۔

حامل العلم ہر ایک عالم متدین کا فرض ہے کہ عبدہ کی چار دیواری سے نکل کر ان رسومات سیئہ کے قلع قمع کیلئے میدان عمل میں کود پڑے۔ اور ہر سردار کا منصبی فرض ہے کہ اپنے حلقہ اثر میں نہایت سختی سے ان باتوں کا انسداد کرے۔ نیز نہایت ادب سے سادات کرام اور اپنے بزرگان دین سے دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ وقت آگیا ہے کہ وہ کم از کم اتنا کام کریں کہ اپنے مریدین و معتقدین کو مجبور کریں کہ ایسے ناشائستہ افعال کے ارتکاب سے باز رہیں۔

اس وقت قوم کی سب سے بڑی خدمت یہی ہے یعنی ہر ایک تعلیم یافتہ فرد بلوچ کا فرض ہے کہ ان حیا سوز و ننگ اسلام رسومات کے انسداد کا تا اس وقت تک کرے جب تک سرزمین بلوچستان ان سے پاک نہ ہو جائے۔ اگر ہم نے اپنے اس اہم فرض کی سر انجام دہی میں سستی کی تو یاد رکھیئے کہ خداوند قہار کے پاس جا کر ہم کو ندامت و رسوائی بلکہ اسلامی قوانین کی رو سے ہم موجب غضب و عذاب الٰہی کے مستحق ہونگے۔

آخر میں ہم گورنمنٹ وقت سے بھی مستدعی ہیں کہ وہ کانفرنس کی ان تجاویز کیطرف جلد از جلد توجہ مبذول کر کے ان رسومات کو جو انسانیت کے خلاف ہیں بلحاظ جذبہ کا اعلان کر دے کیا یہ رسومات بلحاظ حالات غلامی انسانیت کی خیانت کرنے والے نہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے اور اگر ایک گورنمنٹ غلامی کی انسدادی کا حکم نافذ کرتی ہے تو کیا اس کا فرض نہیں کہ کانفرنس کی ان تجاویز پر توجہ کر کے ان رسومات کے نام و نشان کو بلحاظ غلامیت منسوخ و ممنوع قرار دے دے۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ آج تک کیوں گورنمنٹ نے ان معاملات کیطرف توجہ نہیں کی۔ اگر اب تک نہیں کی تو وقت آگیا ہے کہ اس طرف توجہ کر کے ان کو مٹا دے۔ کے قلع قمع کیلئے جلد از جلد حکم نافذ کرے۔

ان تجاویز کے علاوہ چند دیگر سیاسی و اصلاحی ریزولیوشن پاس ہوئے ہیں۔ جو بلوچستان میں اہل ملک کو ملازمتوں میں عہدوں پر مقرر کرنا۔ علاوہ بلوچستان میں جبری ابتدائی تعلیم کا نفاذ۔ ثانوی تعلیم کا مکمل انتظام کرنا اور مقامی مدارس میں ان کو ایسے وظائف اسکالرشپ دینا۔ اعلیٰ تعلیم کا انتظام و اہتمام کرنا وغیرہ کے متعلق ہیں۔

حقیقت میں ہر ایک حکومت کے فرائض میں ہے کہ وہ ان باتوں کا فوری انتظام کرے۔ مگر بلوچستان کی بدقسمتی ہے کہ وہ آج تک اپنے جائز حقوق سے محروم رکھا گیا ہے۔ اور جب یہ حقوق حکومت پیش کرتے ہیں۔ تو حکومت برطانیہ کیلئے کوئی عذر نہیں کہ وہ ان کے جائز مطالبات کو ٹھکرائے۔ بلکہ چاہئے کہ وہ فوراً ان کے مطالبات مذکورہ کو منظور کر کے جلد از جلد عمل جامہ پہنائے۔ سب سے بہتر ہو گا کہ کوئٹہ جیسے ایک تاریخی عظیم الشان شہر کے بلدیہ میں بھی قواعد و قوانین جاری ہوں جو دوسرے متمدن شہروں میں جاری ہیں۔ اور اراکین بلدیہ کا باقاعدہ سالانہ انتخاب ہو تاکہ کارآمد اور قوم کے بہی خواہ اور درد رکھنے والے نمائندے اپنی قوم کی بہتر سے بہتر خدمات سر انجام دیں مثلاً ابتدائیہ تعلیم و زنانہ تعلیم جیسے امورات کا وہ خود انتظام کریں۔ چونکہ اب تک کوئٹہ کی میونسپلٹی میں منتخب شدہ اراکین نہیں ہیں۔ لہذا پبلک کو ہمیشہ شکایات رہتی ہیں۔

انتقال پُر ملال

بتاریخ ۱۵ شہر رمضان المبارک بروز چہار شنبہ بوقت عصر خواجہ محترم دوست محترم مولانا حکیم مولوی شیخ ... امام مسجد جاکیواڑہ کراچی انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

http://baask.com/literature

جیسے آباؤ چاکر میں نے کیا معلوم کیا

بلوچوں میں طبقۂ نسواں

[illegible]

میں علیحدہ ... بلوچ [illegible]

[illegible]

... نظر نہ آیا۔

... جنگ ... سب ایک ... کی لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے تھے۔ بلوچوں میں یہ تشبیہ بہم نہ تھی لیکن ... تھا، ... زبان ... کی، تو کٹ جاتی ... کے نیچے ... برحق ... ہو جاتی۔ لیکن ... اور ... الارباب! مجھے کیا ہوا، کیا میں ... تو نہیں ہوں ... باتیں کرتا ہے

... ہرگز نہیں۔

... پیغام کرنا چاہتا تھا ... کو ... چاہتا ہوں ... تو ... ! تیرے ہی آغوش میں پلا ... ہوا ... کی ... لیکن ... ہے ...

[illegible]

آخیر میں اپنے رب کہو سے ... کوئی نہیں ... قوم ... کی تو ... ہے کیونکہ ... ساحل ایک نظر سے غائب ہے۔ ... فقط

آقائی مولانا الحاج محمد عثمان بلوچ سرپرست

البلوچ

کا اظہار

میں اس معاملہ کو بھی بشمول دیگر معاملات کے خدائے بزرگ و برتر کے انصاف پر چھوڑتا ہوں۔

تاریخ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء وفد بلوچان کے خلعت ... کراچی سے بغرض شرکت دربار ... گیا تھا جس میں میں بھی شامل تھا ... انجمن اتحاد بلوچان کراچی کی طرف سے ... خان ... اسلام ... دامت ... اور ... وزیر اعظم صاحب بہادر ... کو بھی کئی ... میں ... سے واپسی پر انجمن مذکور کے ... فعل ... کے خلاف ... حیثیت ... کرنے کے ارادہ کا اظہار کیا تھا۔

چنانچہ اسی بنا پر میں نے خان ... بخش خان ... پریزیڈنٹ و مسٹر ... بخش خان سکرٹری انجمن اتحاد بلوچان کو علیحدہ علیحدہ خطوط بذریعہ ... روانہ کئے جس میں ان سے دریافت کیا گیا کہ آیا ... سے ... انجمن کا کہاں تک تعلق ہے مگر افسوس کہ آج تک ان ... سے کوئی تحریری جواب نہیں دیا گیا۔ البتہ مسٹر ... بخش خان سکرٹری انجمن مذکور کی زبانی معلوم ہوا کہ ... مذکور ... کے ... خود ... تھے ... انجمن اتحاد بلوچان کے ... فیصلہ ... کے ذاتی ... پر انجمن کے نام سے ... بھیج گیا۔

اب میرے لئے صرف دو صورتیں باقی تھیں: انجمن کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنا یا دیگر ایسے معاملوں کی طرح اس معاملہ کو بھی خدائے جبار کے انصاف پر چھوڑ دینا۔ اگرچہ قانونی ... کے مطابق انجمن پر ... مذکورہ ... ہو کر میرے حق میں فیصلہ ہو سکتا تھا مگر میں نے ... دوسری صورت کو اختیار کرنا مناسب سمجھا اور اس معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ ... ہوں کہ خدائے ... ہمارے بزرگوں کو ... عطا کرے اور ہمیں اتفاق و اتحاد کی توفیق عطا فرمائے۔

چونکہ عدالت ... قانونی ... اس معاملہ کا تصفیہ کروانے کے متعلق میری طرف سے ... اعلان ... حضرت ... البلوچ ... نہایت ... کے ساتھ ... کے فیصلہ کا انتظار کر رہے تھے، لہٰذا اظہار افسوس کیا ... حالت میں سطور بالا ... ضرورت محسوس ہوئی۔

امید ہے کہ قارئین کرام مجھے معذور سمجھیں گے۔

لوکل مسلم ایسوسی ایشن بلوچستان (کوئٹہ)

اے قوم بروہی و بلوچ و افغان! کو شیدہ بجان و مال حتی الامکان +

لیکن انجمن وطن بماند دائم محفوظ و مصئون زجور جہاں زمان +

(شہداد ...)

http://baask.com/literature

ندوۃ العلماء کا ماضی اور حال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جس وقت ندوۃ العلماء قائم ہوا ہے اس وقت ملک کی یہ حالت تھی کہ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد اوہام و رسوم و بدعات کے زیر اثر اسلامی چیزوں سلف جنکو اسلام سمجھتے تھے، دوسری طرف ایک قلیل جماعت کار بند تھی، انگریزوں کے تسلط کے ساتھ ساتھ ان کے علوم و تمدن کا تفوق بعض کے دماغوں پر مسلط ہونے لگا تھا، سرسید کی کوشش سے مسلمان مغربی تعلیم کیطرف متوجہ ہو چکے تھے مغربی تعلیم کے دلدادہ اسلامی تہذیب و تمدن و علوم و فنون سے نابلد ہونے کے باعث مغربیت کے سیلاب میں بہے چلے جارہے تھے، اور یہی مرحلہ تھا جب نیچری مسلمان ہونے لگی تھی۔

علمائے ربانین کا ایک مختصر گروہ رشد و ہدایت و درس علوم عربیہ میں مشغول تھا مگر دونوں جماعتوں میں ناواقفیت کے باعث وحشت تھی کہ افادہ اور استفادہ کا دروازہ مسدود تھا، اگر یہی حالت کچھ دنوں اور قائم رہتی تو خطرناک نتائج پیدا ہوتے مسلمانوں ہی میں سے ایک کثیر تعداد ایسے صاحب اقتدار لوگوں کی پیدا ہو جاتی جو مذہب کو مٹا دینا چاہتی، اور حامیان مذہب کو اس وقت خبر ہوتی جب پانی سر سے گزر گیا ہوتا،

ان حالات میں علمائے ربانین نے آنے والے خطرات کا احساس کیا اور ندوۃ العلماء کی بنیاد ڈالی۔

خادمان ندوۃ العلماء کے مساعی مشکورہ کی بدولت علمائے دین اور علمائے دنیا کے درمیان خلیج بیگانگی حائل ہو گئی پاٹی، دونوں جماعتیں مسلمانوں کی اصلاح کے لئے کمربستہ ہو کر شیر و شکر ہو گئیں، دینی مدارس سے علماء نئے خیالات سے آگاہ ہو کے اور آنے والے سیلاب کو روکنے کے لئے تیار ہو گئے اور نئے تعلیم یافتہ اصحاب اسلام کی تہذیب و تمدن علوم قرآن اور دین فطرت کی خوبیوں سے واقف ہو کر علوم مغربیہ سمجھنے میں کامیاب ہو گئے، ان دونوں جماعتوں کے میل جول سے مسلمانوں کی قوت دوچند ہو گئی اور جو بیداری اسوقت مسلمانوں میں دیکھی جارہی ہے وہ انہی مستقل کوششوں کے نتائج ہیں۔

مبارک تھی وہ ساعت ہمایوں

ندوۃ العلماء کی مختصر تاریخ

ندوۃ العلماء کی بنیاد علماء کے مدینہ کی ایک مقتدر جماعت نے ۱۳۱۱ھ میں باہمی مشورہ کے بعد بمقام کانپور رکھی اور جو علماء و مشائخ مشورہ کے وقت موجود نہ تھے انکو اسکے اغراض و مقاصد سے اطلاع دی اور اسوقت اسکے دو مقاصد قرار دیئے گئے تھے۔ اول حضرات علماء میں باہم ایک خدمت کے لئے ارتباط اور یکجہتی پیدا کرنا، دوسری موجودہ ضروریات کے مطابق طریق تعلیم و نصاب میں ترمیم کر کے دینی و عربی علوم کی ایک درسگاہ قائم کرنا۔

جب اسکا دوسرا جلسہ ہوا تو اس میں کثرت سے علماء و مشائخ شریک ہوئے اور جو حضرات تشریف نہیں لا سکے انہوں نے خط کے ذریعہ سے تائید فرمائی،

شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بذریعہ عنایت نامہ اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی اور عملی سرپرستی منظور کی۔ قدوۃ السالکین حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب گنج مرادآبادی قدس سرہ نے ندوہ کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

حضرت مولانا محمد حسین الہ آبادی قدس سرہ اس انجمن کے قیام میں شریک رہے، اور حضرت مولانا محمد نعیم صاحب فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ نے اظہار خوشنودی فرمایا۔

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد لطف اللہ صاحب مرحوم کو ندوۃ العلماء سے ساتھ خاص ہمدردی اور دلچسپی تھی، اور جب تک بقید حیات رہے برابر ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسوں کی صدارت فرماتے رہے اسکا ایسا اثر ہوا کہ ہندوستان کے تمام مشاہیر علماء کی توجہ ندوۃ العلماء کی جانب مبذول ہو گئی۔

ابتداء سے نظامت کا بار قدوۃ السالکین حضرت مولانا فضل رحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم مولانا محمد علی قدس سرہ نے اٹھایا، آپ کے خلوص نے پورا نصب کیا اور تعمیری آبیاری کرتا رہا، جب ضعف پیری نے آپ کو سبکدوش ہو جانے پر مجبور کیا تو نظامت کا کام تین شعبوں پر تقسیم کر دیا گیا علامہ شبلی نعمانی مرحوم معتمد دارالعلوم رہے۔ آپ کے علمی شغف، وسعت نظر اور روشن خیالی کا اثر دارالعلوم میں اب تک باقی ہے۔

جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس شروع سے ندوۃ العلماء کے دست و بازو رہے ہیں، ندوۃ العلماء کے دو دو بار آپ کے خدمات جلیلہ کے معترف ہیں۔

حضرت مولانا محمد علی کے بعد مولانا مسیح الزمان خان صاحب استاد حضور نظام غفران مکان اور مولانا محمد خلیل الرحمٰن صاحب عرصہ تک نظامت کا کام انجام دیتے رہے۔

جناب مولانا سید عبدالحی صاحب مرحوم ابتدا سے شریک کار رہے اور مختلف شعبوں کی نظامت میں عرصہ سے خدمت کرتے رہے۔ ابتداء سے حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کے دست و بازو رہے اسکے بعد معتمد و ناظم ندوۃ العلماء بحیثیت ناظم کی حیثیت سے کام کرتے رہے ٭۱۹۱۵ء سے ۱۹۲۳ء تک آپ ناظم رہے۔ آپ کا زمانہ خلوص و ایثار، سنجیدگی و معاملہ فہمی کی بہترین مثالیں ہیں۔

موصوف کی وفات کے بعد جناب شمس العلماء شفیق الدولہ احسام الملک نواب سید محمد علی حسن خان بہادر نظامت کی خدمات انجام دیتے رہے، جس دلسوزی اور ہمدردی سے آپ کام کرتے رہے تمام رفقاء اس کے شاہد ہیں، اب ضعف پیری سے مجبور ہو کر عہدہ کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو چکے ہیں، مگر اپنے تجربات سے ہمیں مستفید فرماتے رہتے ہیں۔

جناب مولانا سید سلیمان صاحب ندوی معتمد دارالعلوم ہیں، اگر آپ علم و فضل وسعت نظر اور زمانہ شناسی میں علامہ شبلی کے جانشین ہیں تو روحانیت اسلامی میں مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کے متبع ہیں۔

اعلان

ہماری دوکان میں ہر قسم کی سلائی کا کام ہوتا ہے، انگریزی، بلوچی، ہندی، سندھی، افغانی ہر قسم کی سلائی اچھی طرح کم نرخ پر ہوتی ہے، ایک مرتبہ آزما کر ہمارے قول کی تصدیق فرمائیں۔

اپنے قومی بھائیوں کی ہمت افزائی کریں۔

المشتہر

محمد مراد ولد محمد عمر بلوچ

ٹیلر ماسٹر نزد مسجد جمعدار نانکواڑہ

گل محمد لین، کراچی

قبول اسلام

عزیزی وعزیزہ معاشرت نشاط [illegible]

ودبیب محترم مولوی عبد [illegible] صاحب [illegible] تبلیغ اسلام [illegible] [illegible]

[illegible]

اسماء بعد از اسلام	اسماء کفر
(۱) محمد	(۱) [illegible]
(۲) احمد	(۲) [illegible]
(۳) غلام محمد	(۳) [illegible]
(۴) عبد اللہ	(۴) [illegible]
(۵) نیک محمد	(۵) [illegible]
(۶) دین محمد	(۶) [illegible]
(۷) کریم بخش	(۷) [illegible]
(۸) پیر بخش	(۸) [illegible]

[illegible] مکث اسلام [illegible] مشرف باسلام [illegible] قبولیت اسلام [illegible] اسباب سہولت [illegible]

الحمد زد فرزند

[illegible] دست قلات [illegible]

اسماء رجال — اسماء نساء

(۱) [illegible]	[illegible]	(۱) مریم
(۲) [illegible]	[illegible]	اسماء فاطمہ
(۳) غلام محمد		اسماء [illegible]
(۴) مراد		
(۵) عبد الرحیم		(۴) گوہر
(۶) دوست محمد		
(۷) [illegible]		

اسباب سہولت بہم رسانیدہ اند۔
جزاہم اللہ تعالیٰ عنا خیر الجزاء

ٹرکی میں سودیشی تحریک

حکومت ترکیہ نے مستقل طور پر [illegible] کرلیا ہے کہ غیر ملکی کمپنیوں سے اشیاء کی خرید وفروخت کو قطعاً بند کر دیا جائے [illegible]

بلوچ ملی صنعت و تجارت کمپنی کے کاروبار کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔
چونکہ صنعت سودیشی تحریک کی حامی ہے [illegible]

سمجھتی ہے جس سے ملک کی اقتصادی حالت بہتر ہو جائے۔

آل انڈیا بلوچ کانفرنس

ہز ہائی نس خان قلات ادام اللہ اقبالہ کی رعایا پروری کا شکریہ

آل انڈیا بلوچ کانفرنس جیکب آباد نے اپنے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۲ء کے اجلاس میں ایک قرارداد بتحریک مسٹر کریم بخش صاحب و بتائید مولوی محمد عثمان صاحب بلوچ سرپرست اخبار البلوچ باتفاق رائے منظور کی۔ یہ کانفرنس ہز ہائی نس خان قلات کی خدمت میں انکی حکومت کے ایک سال کے بخیروخوبی اختتام پذیر ہونے پر تبریک و تہنیت پیش کرتے ہوئے انکی رعایا پروری پر دلی مسرت کا اظہار کرتی ہے اور امید رکھتی ہے کہ آنحضرت اپنی رعایا کے معاملات خصوصاً تعلیمی امورات پر خاص توجہ مبذول فرما کر رعایا پروری کا مزید ثبوت دینگے۔ زندہ باد خان قلات
پائندہ باد وزیر اعظم

شکریہ

ازمفخر قوم نواب زادہ یوسف علی خان عزیز مگسی خلیفے قلتکر ممنونیم کہ شاں الیہ باوجود اینقدر مصارف وفاخر تحریر کہ در ایام بلوچ کانفرنس جیکب آباد ۲۵/۱۲ از جیب خود صرف نمودہ مبلغ ۱۰ روپیہ عزیز نرہ ۔۔۔ مبلغ بیست روپیہ برائے معاونت جریدہ ملی و قومی خود البلوچ عنایت فرمودند۔

جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء — مینیجر

نرخنامہ اشتہارات البلوچ

ایک صفحہ ایک بار	۱۵ — — —
نصف " "	۸ — — —
ایک کالم "	۶ — ۰ —
نصف " "	۳ — — ۰
½ کالم "	۲ — ۸ — ۰

مستقل اور لمبی مدت کے اشتہار دینے والوں کو مینیجر البلوچ کے ساتھ بذریعہ خط وکتابت تصفیہ نرخ کرلینا چاہیئے۔

مینیجر "البلوچ"

البلوچ کا عید نمبر

یکم شوال ۱۳۵۱ھ کو نہایت آب و تاب کیساتھ شائع ہوگا مضامین جلد از جلد آجانے چاہئیں۔ تاجر صاحبان بھی اس نادر موقعے سے اشتہار دیکر ضرور فائدہ اٹھائیں کیونکہ البلوچ ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پہنچایا جارہا ہے۔

مینیجر "البلوچ"

(گزشتہ سے پیوستہ)

روزہ کے فاسد ہونے کا بیان

قصداً کھا پی لینا، عطر، انجکشن لگانا، کان (ناک) میں دوا ڈالنا، حقنہ، جماع کرنا، حلق کے راستہ یا حقنہ کے ذریعے پیٹ میں دوا پہنچانا، روزہ یاد ہونے کی حالت میں کلی کرتے ہوئے بلاقصد حلق میں پانی چلا جانا، صبح صادق کے بعد رات سمجھ کر سحری کھا لینا، دن میں یہ سمجھ کر کہ شام ہو گئی افطار کر لینا ان سب چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا واجب ہوتی ہے اور صرف اس صورت میں کہ کوئی غذا یا دوا قصداً کھا پی لے، یا قصداً جماع کرے کفارہ بھی واجب ہوتا ہے۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا ہے بھول سے کھا پی لینے یا جماع کر لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بلا اختیار حلق میں مکھی مچھر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کان میں پانی چلا جائے، یا خود بخود قے ہو جائے یا خواب میں احتلام ہو جائے یا بغیر چبائے خود بخود کچھ حلق میں اتر جائے یا آنکھ میں دوا ڈالی جائے، ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا، روزہ میں مسواک کرنا، خوشبو سونگھنا، سرمہ لگانا، سر میں تیل ڈالنا جائز ہے۔

روزہ نہ رکھنے کے عذر

اگر مریض بیمار ہو اور مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو، دودھ پلانے والی کو اپنے یا اپنے بچے کی جان کا خوف ہو، یا عورت حاملہ ہو اور روزہ سے نقصان کا خوف ہو یا مسافر ہو یا عورت کو حیض و نفاس آتا ہو، یا اس قدر کمزوری ہو کہ روزہ رکھنے کی برداشت نہ ہو یا اتنا ضعیف ہو یا شدت بھوک پیاس سے جان کا خوف ہو۔

ان تمام حالتوں میں جائز ہے کہ روزہ نہ رکھے اور عذر زائل ہونے کی حالت میں قضا کرے، سوائے حیض و نفاس کے باقی عذروں کے ہوتے ہوئے روزہ رکھ لے تو ہو جائے گا۔

اور نابالغ بچہ جو روزے کی طاقت رکھتا ہو اور آئندہ امید کی طاقت ہو اسے جائز ہے کہ روزہ نہ رکھے اور جو بوڑھے بچے ایسے ہوں ان کو فطرانہ یا فدیہ دے۔

نماز تراویح :-

نماز تراویح رمضان شریف میں مرد اور عورت دونوں کیلئے سنت مؤکدہ ہے۔ (درمختار)

خطبۂ تنہا سلطان مسعود بن سلطان محمود غزنوی کا

بلاد کیچ اور مکران میں

۴۲۲ھ میں سلطان مسعود رخ سے غزنین میں آیا اور لشکر کیچ اور مکران میں بھیجکر اس ولایت میں خطبہ اپنے نام سے مروج کیا، اور وہاں کی کیفیت یہ تھی کہ والی ولایت کا انتقال ہو گیا تھا اسکے دو بیٹے تھے ایک ابوالعساکر، دوسرا عیسیٰ اور عیسیٰ باپ کی ولایت پر متصرف ہوا اور ابوالعساکر اپنے بھائی کے مقابلہ سے عاجز ہوا اور سلطان مسعود کی بارگاہ میں عرض داشت کی کہ اگر تھوڑا لشکر بھیجکر ابوالعساکر کو ولایت کیچ اور مکران اس فقیر کے تصرف میں آوے، میں بھی آپکے دولت خواہوں کی سلک میں منسلک ہو کر اس ولایت کا سکہ اور خطبہ سلطان کے نام جاری کروں، سلطان مسعود نے اسکی التماس پذیرائی کی اور لشکر جرار اسکے ہمراہ کیا اور لشکر والوں سے فرمایا کہ اگر عیسیٰ مقام اصلاح میں آوے اور ولایت کو برادرانہ تقسیم کرے تو بہتر ہے ورنہ تم اس سے چھین کر ابوالعساکر کو دو۔ لشکر ہمراہ لیکر گستہ کا رزار ہو کر اس حد و دمیں پہنچا چونکہ عیسیٰ بدبخت روستائی کی تقلید میں گرفتار ہوا اور صلح اور اصلاح سے انکار کیا، آخرکار نوبت یہ پہنچی کہ اکثر لوگ اسکی رفاقت سے جدا ہو کر ابوالعساکر سے مل گئے اور وہ باوجود اس حال کے اپنے مخصوصوں اور معتمدوں کو لیکر معرکہ میں آیا اور استقامت دکھا کر مارا گیا، ابوالعساکر ملک موروثی پر متصرف ہوا، خطبہ اور سکہ اس ملک کا سلطان مسعود کے نام جاری کیا۔

(تاریخ فرشتہ)

خضدار (بلوچستان) پر عربوں کا حملہ

سنان بن سلمہ کی شہادت کے بعد جو ۵۳ھ میں واقع ہوئی منذر بن جارود عبدی کو سندھ کا والی بنایا گیا، منذر بن جارود عبدی ہے جسکی کنیت ابوالاشعث تھی، یہ ایک صاحب اور ابوالحسن شخص تھا، آتے ہی شہر قیقانات اور قیقان (قلات) پر فوج کشی کی اس لڑائی میں مسلمانوں نے بہت اچھی کامیابی حاصل کی، مال غنیمت آیا اور کثرت سے لونڈی غلام اپنے وطنوں کو روانہ کئے، منذر نے

ای نغزیں وطن وتی ...

گرچہ تیر از کماں ہمی گذرد
از کماں دار بیند اہل خرد

(سربازی)

جارود نے اسکے بعد بڑھکر قصدار (خضدار) کو فتح کیا، وہاں بھی بہت سے لونڈی غلام قبضہ میں آئے۔ قصدار بھی ان بلاد میں سے ہے جو کہ فتح کئے گئے سنان نے بھی شہر کو فتح کر لیا تھا، مگر شہر والوں نے نافرمانی کرکے پھر بغاوت کر دی اور خود اپنے ہاتھوں بستی میں دوبارہ مبتلا ہوئے، اس کا مزہ ایک دفعہ چکھ چکے تھے منذر نے بعد فتح قصدار میں قیام اختیار کر لیا، یہانتک کہ داعی اجل نے اسے آغوش لحد کے خواب راحت میں سلا دیا۔

حل بقصدار فاضحی بها ۔ فی القبر لم یقفل مع القافلین
لله قصدار واعنابها ۔ ای فتی دنیا اجنت بی

قصدار میں وہ شخص ہوا جو دیکھا تو قبر میں تھا، مجاہدین کے ساتھ واپس نہ آیا۔

اللہ اللہ قصدار اور اس کی وادی نے کیسے جوان دنیا کو قبر کے سپرد کر دیا۔ (تاریخ سندھ)

— صبح بیٹی —

[illegible] کا بیت [illegible]

[illegible]

وسیع کا فضل کے [illegible]

[illegible]

مشرق بعید میں قیامت کے آثار

چین اور جاپان کی جنگ کا سلسلہ [illegible]

[illegible]

[illegible] کے ہجوم کو [illegible] (رویٹر)

[illegible]

امریکہ و جرمنی کی نئی ایجاد

بکولائیٹ

دانت [illegible] اور [illegible] سے [illegible] جاتے ہیں۔ بکولائیٹ سے بنائے ہوئے دانت وزن میں بالکل ہلکے اور خوبصورت ہونے کے علاوہ [illegible] بکولائیٹ [illegible]

[illegible] ۔۔۔ سال کا تجربہ ہے۔

ڈاکٹر برکت علی دندان ساز

[illegible] روڈ۔ کراچی

عطیہ آل انڈیا ایورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی

سند

آل انڈیا ایورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی

(مرکب دواؤں پر)

بخدمت شریف جناب حکیم علی محمد صاحب، کراچی۔

آپ نے [illegible] کراچی کی ویدک اینڈ یونانی طبی نمائش میں داخلہ کیلئے [illegible]

[illegible]

[illegible] میں پیش کرتی ہے

پریسیڈنٹ [illegible] — آنریری سکریٹری [illegible]

دنیا کی عجیب ترین شے

مفرح یاقوتی خاص

[illegible]

مفرح [illegible]

[illegible]

حکیم علی محمد بن حکیم محمد قاسم

قادری یونانی [illegible] کراچی

[illegible]